حرفِ اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دینی تعلیم کا ایک سالہ نصاب

احباب اس امر سے بخوبی آگاہ ہوں گے کہ ۱۹۸۵ء کے اوائل میں قرآن اکیڈمی میں ابتدائی دینی تعلیم کا ایک دو سالہ نصاب ترتیب دیا گیا تھا۔ اس نصاب میں عربی گرامر اور تجوید کی تعلیم اور قرآن حکیم کے بعض منتخب مقامات کی تشریح کے ساتھ ساتھ فارسی زبان، فن حدیث، فقہ اور منطق کی مبادیات کی تدریس بھی شامل تھی۔ مزید برآں گرامر کے قواعد کے اجراء کے ساتھ پورے قرآن حکیم کا ترجمہ بھی شاملِ نصاب تھا۔ یہ تعلیمی اسکیم بنیادی طور پر اُن طلبہ کے لیے تشکیل دی گئی تھی جو پوسٹ گریجویشن یا گریجویشن کی تکمیل کے بعد تلاشِ معاش کی بھاگ دوڑ میں شریک ہونے سے قبل دو سال دینی تعلیم کے لیے وقف کرنے پر آمادہ ہوں۔ لیکن ظاہر بات ہے کہ جب تک دینی تعلیم کے حصول کا ایک شدید داعیہ اور تعلیم و تعلّمِ قرآن کی گہری لگن نہ ہو، زندگی کے اس اہم مرحلے پر دو سال کا یہ ایثار ہرگز آسان نہیں! چنانچہ اس کے باوجود کہ ابتدائی دو تین سالوں میں تنظیم اسلامی اور مرکزی انجمن سے وابستہ نوجوانوں کی ایک کثیر تعداد نے اس کورس سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور الحمد للہ اس نصاب کی بہت افادیت محسوس کی گئی، لوگوں کے دباؤ اور حالات کے تقاضے کے تحت ہمیں یہ فیصلہ کرنا پڑا کہ اس کورس کو سکیڑ کر ایک سال تک محدود کر دیا جائے۔ چنانچہ پچھلے دو سال سے "دینی تعلیم کا ایک سالہ نصاب" کے عنوان سے یہ تعلیمی اسکیم روبعمل ہے۔ اس کے نصاب میں ہمیں جو کتر بیونت کرنی پڑی — اس کی تفصیل یہ ہے کہ عربی گرامر اور تجوید کی بنیادی تعلیم، اور قرآن حکیم کے منتخب مقامات کی تشریح کو ہم نے نصاب میں برقرار رکھا ہے۔ پورے قرآن حکیم کے ترجمے کی بجائے اب اس مختصر وقت میں عملاً زیادہ سے زیادہ پانچ پاروں کا ترجمہ ممکن ہے۔ حدیث، فقہ اور منطق کو ہمیں اپنے نصاب سے ساقط کرنا پڑا ہے تاہم مصطلحاتِ حدیث اور مطالعۂ حدیث کا ایک مختصر نصاب اس کورس میں شامل ہے۔

یہ کورس اپنی تمام تر محدودیت کے باوجود بھی دینی تعلیم کے لیے ایک اچھی اساس فراہم کر دیتا ہے اور الحمد للہ ہر سال اچھی خاصی تعداد میں نوجوان طلبہ اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں — نئے تعلیمی سال کے لیے داخلے جاری ہیں۔ ترجیحاً گریجویٹ طلبہ کو اس کورس میں داخلہ دیا جاتا ہے۔ تاہم ایف اے پاس طلبہ کے لیے بھی گنجائش رکھی گئی ہے — ان شاء اللہ نئی کلاس کی تدریس کا آغاز

(باقی صـ ۱۳ پر)